نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳ جلد ۱۴ | لودیانہ ۱۵ جنوری | قیمت فی پرچہ

اشتہار

منجانب

[illegible]

[illegible]

نور افشاں

[illegible]

صاحب ممدوح نے مقام ہارو اور مقام بانڈ ملک جرمن میں تعلیم پائی +

۱۸۶۷ سے لیکر اِنگ صاحب موصوف ملک امریکہ شہر واشنگٹن اور ملک یورپ میں شہر فلارنس بیکل سینٹ پیٹرزبرگ و قسطنطنیہ۔ لزبن بیڈن ہیگ وغیرہ میں ایلچی و سکرٹری رہ چکے ہیں +

صاحب فرینڈ آف انڈیا تحریر فرماتے ہیں کہ صوبہ بہار میں جو روپیہ شاہزادہ صاحب کی یادگاری کے واسطے جمع ہوا ہے اُسکی تعداد … روپیہ کے ہے اور اُس روپیہ سے ایک مدرسہ صنعت و حرفت کاری کا جاری ہوگا … کا نہایت … موقع ہے جو صاحبان ایسے مدرسوں جاری فرماویں اُنکی سعادت جناب … صاحب بہادر … ان صاحب کی بدولت صوبہ بہار کے کل نہایت ہی سود حاصل ہوا ہے +

صاحب شمس الاخبار لکھنؤ نے جو لکھا ہے کہ آیا اہل اسلام اپنے اصول و فروع دین کلام الہی کے بموجب خدا پرست ہیں یا بت پرست سو ہم متفق نہیں ہیں کیونکہ اس مضمون میں دیکھا گیا ہے کہ اہل اسلام اقانیم کو نہیں مانتے بلکہ ایک غیر حقیقی خدا کا تصور باندھتے ہیں … یہ خیال ہے کیونکہ بت پرست وے لوگ ہیں کہ جو … خدا کی جانب … وغیرہ کو خدا کی … سمجھکر اُنکے آگے سجدہ کرتے ہیں +

ہم اپنے معاصر صاحب … سے … کرتے ہیں کہ … سوائے فائدہ کے نقصان اُٹھانا پڑتا ہے +

حالانکہ ہمکو بھی یقین ہے کہ اہل اسلام خدا کی کلام کو بخوبی نہیں سمجھے ہیں کیونکہ وے خدا کو وحدت فی التثلیث و تثلیث فی الوحدت نہیں مانتے مگر … ہیں +

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اشتہار دیتے ہیں کہ عالیجناب شاہزادہ صاحب پرنس آف ویلس ۱۸ جنوری ۱۸۷۶ کو … بجے دوپہر کے گورنمنٹ ہوس لاہور میں دربار فرماوینگے جو افسران سول ملٹری … حاضر ہونگے … گئے اور دیگر صاحبان جو دربار میں شامل ہونا چاہیں اور جو کہ ویسرائے یا لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں گورنمنٹ ہوس میں حاضر ہو چکے ہوں اُن سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اپنے ٹکٹ تا تاریخ ۱۰ جنوری قبل اسکے لفٹنٹ گورنر کے پاس لاہور بھیجدیں +

جبکہ شاہزادہ صاحب پرنس آف ویلس پونا میں رونق افروز ہوئے تھے ایک دیسی کاریگر نے ایک تصویر شاہزادہ صاحب ممدوح کے پیش کی تھی شاہزادہ صاحب نے نہایت مہربانی سے نذر کو قبول فرماکر مبلغ دو سو روپیہ انعام کے طور مرحمت فرمایا +

حسب فرمان شاہی جناب ملکہ معظمہ فرمانروائی انگلستان و ہندوستان والیان ملک ہند راجگان و نوابان … رؤساے ذی اقتدار و حکام والا تبار کے اظہار عظمت کیواسطے جسقدر خطاب اور تمغے مقرر ہوئے ہیں اُنکا شمار بقید اسماء پرچہ آئندہ میں ہم نذر ناظرین کرینگے +

جو مفسدہ رنگون میں ہوا تھا اُسکی کیفیت ہم نذر ناظرین کر چکے ہیں … معلوم ہوا ہے کہ ۱۴ آدمی اس مفسدہ کے بانی مبانی تھے اُنکے اظہار لیکر وہ رہا کئے گئے +

سلطان روم نے ایک کونسل جسمیں عیسائی اور مسلمان شامل ہیں … انتظام … کی نگرانی کیواسطے مقرر کی ہے جسکا سلطان نے وعدہ کیا ہے +

اگر سلطان … اول ہی ایسا کرتے تو یہ نوبت … بلکہ … عیسائیوں … کی …

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار کا آرمتی کی دکان پر جانا اور ریوچ جیکا شام کے وقت سرا میں آنا

بعد قصہ سنکر سب سامعین یوں جی بست کانوں پر ہاتھ رکھکر کہنے لگے کہ بھائی انگریزوں کی نسبت تو کبھی ایسا اتہام سننے میں نہیں آیا یہ نیا شگوفہ بھی کھلا جو منصور ہو … اتہام کیسا ہے تو اصل واردات بلا کم و کاست بیان کر دی ہے آپ اُسکو خواہ اتہام کہئے خواہ شگوفہ مانئے بعد اُسکے کہا یہ بھی تھی کہ بناوٹ کی کہانیاں اوائل میں انگریز حضور … اچھے ہوتے تھے جو اپنی تجربہ کاری اور مہربانی کے باعث … کی خاطر داری کرتے اور … سے محبت کے ساتھ پیش آتے تھے اور سب تعریف بھی اُنکی ہر ادنے واعلے کی زبان پر تھی مگر اب ویسے نہیں ہے … اُنکی … وہ … اور نہ غریبوں کی پرورش بلکہ کمتروں کے لڑکے جو انگلستان سے نئے حاکم بنکر آتے ہیں جب ایسے وسیع ملک کا انتظام اپنے ہاتھ میں دیکھتے ہیں تو جھٹ پھول کر … اور ہی سماتے ہیں دماغ گویا آسمان پر جا چڑھا ہے اور بڑے درجہ کے تو دین اور دنیا … بیٹھتے ہیں سخت مزاجی کو اعلی درجہ کی لیاقت سمجھ رکھتے ہیں اور ہندوستانیوں کے دلمیں ناحق خوف بٹھلاتے … حکمت … ہیں اپنے ہی علم … کو فوقیت دیتے ہیں اور ہر طرح کھینچ کھانچ کر … سو جب ہی … آتے ہیں … بھائی جیسا … مزاج انگریزوں کی زبان سے سن چکا ہوں

اگر سچ ہو تو بیری بات سچ کہے ہاں کہ آج کل کے انگریزی
خوشنودی محض اچھا کھلانے اور اچھا پلانے پر آرجی
ہو اور زبانی خوشامد و آداب وغیرہ کی وہ کچھ پروا
نہیں کرتے مگر ہم غریبوں کے ہاتھ میں سوا اسکے
کہ جھک کر سلام کریں یا جو کچھ وہ فرماویں دل و
جان سے بجالاویں اور کیا ہو۔ پوچ جی بختیار کی
طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہو بھی یہہ کیا معاملہ
ہو تم تو مدت تک انگریزوں کی صحبت رہتے رہے
اور شن میں تعلیم پانیکے سبب شاید انکی اصلی غرض
پر بھی آگاہ ہوگئے ہوگے بتاؤ انکی نیت پنجاب کی
نسبت کس قسم کی ہو خیر کی یا جیسا یہہ کہتے ہیں محض
شر کی۔ بختیار نے اچھا پانے ہی جواب دیا کہ فی الحقیقت
انگریز اور ہندوستانیوں کی طبایع میں زمین و آسمان کا
فرق ہو اس ملک کی نسبت انکی خیرخواہی اور خیراندیشی
کے اصول ایسے نہیں کہ یکایک ہمارے لوگوں کی فہمید
میں آسکیں اور نہ انکی دینداری پہچاننیکی ہم میں پوری
لیاقت ہو۔ پوچ جی بولے بھلا ایسے زود رس تو ہم
نہیں کہ سنتے ہی سمجھ لیں مہربانی کرکے ذرا تفصیل
کے ساتھ کہئے۔ بختیار بولا۔ صاحب۔ انگریز لوگ
اپنی دینداری اُس طرح پر ظاہر نہیں کرتے جسطرح
کہ آپ لوگوں کے ذہن میں سمائی ہوئی ہو آپ تو اُسکو
دیندار سمجھتے ہیں جو گھر بار چھوڑ چھاڑ کچکول ہاتھ میں
لے ذرا جنگل کے ٹکڑوں پر ہو جاوے اور بھنگ کے
رنگ یا چرس کی، پوست سے دماغ خشک کرکے جیسی
بکواس کرتا پھرے یا بدن پر بھبوت لگا جٹیں رکھوا
ناخن بڑھائے ہوئے مرگ چھالا بچھا کسی کسی
درخت کے تلے دھونی رمائے ہوئے چپ چاپ
بیٹھ رہے نہ کسی سے بات نہ کلام نہ جواب سلام اگر
کسی نے کچھ پوچھا تو جواب بالکل ندارد روپیہ پیسہ
کسی نے اگر دیا تو ویسا ہی اُٹھا دیا سوہن بھوگ یا
لڈو بتاشے ملے تو آس پاس کے لوگوں میں بانٹ
دیئے اگر کوئی برکت کی استدعا میں مدتوں سر پٹکتا
رہا تو مشکل سے ایسا ذو معنی جواب دیا جس سے نہ ہاں
نکلے نہ نا۔ یا کوئی سر کے سارے بال نوچ نوچ
گنجے کی صورت بن منہہ پر کپڑا باندھ جوتی ہاتھ میں
لے رستہ جھاڑتا پھرے اس خوف سے کہ پاؤں کے
بوجھ یا منہہ کی بھاپ سے کسی جیو کا نقصان نہ ہو ورنہ
بیر بھاو قایم ہو کر دونوں کو ایک دوسرے کی حالت میں
لا ہو را انتقام دلائے بغیر نہیں رہیگا یعنے کیڑا آدمی
اور آدمی کیڑا بنیگا اور جیسا آدمی نے اب کیڑے کو کچلا
یا نگل لیا ہو ویسا وہی آدمی کے ساتھ کر چھوڑیگا
اور جب تک ایسا نہ ہولے تب تک جنم مرن یا کایا
پلٹنے سے کبھی چھٹکارا نہیں ہوگا نہ خدا کی بخشش اسمیں کام
دیسکیگی اور نہ انسان کے اپنے عمل گر انگریز لوگ
ایسے مسئلہ کو دانائی نہیں سمجھتے وہ ہر وقت خدا کی بخشش
کے اُمیدوار رہتے ہیں اور ساری دینداری اپنی اپنے
چال چلن پر منحصر جانتے ہیں یعنے سچ بولنا اور جھوٹ
سے احتراز کرنا لوگوں کے حق میں نہ صرف برا کرنے سے
باز رہنا بلکہ حتی الوسع انکی بھلائی میں کوشش کرنا
دنیا میں رہکر دنیا کو فایدہ پہنچانا اور روحانی بہتری
سب پر مقدم سمجھنا انکا دستور العمل ہو۔ بھائی میرے
انگریز لوگ اگر ملک کے فیاضوں کی طرح ہر وقت علم
سدا برت جاری رکھتے اور آئے گئے ہزاروں کو پیٹ
کھلاتے پہناتے تو شاید آپ انکو سخی کہتے مگر انکا
معاملہ یہہ نہیں ہو انکا عقیدہ ہو کہ انسان کو کبھی
بیکار نہ رہنا چاہئے اور حتی المقدور دوسرے سے
مدد لینا بغیر اُسکا بدلہ دینے کے بیجا ہو آدمیت اسی چیز کا
نام ہو کہ آدمی جب تک توانا ہو کسی دوسرے سے کچھ توقع
نہ رکھے ورنہ اس قسم کی فیاضی جس سے ایک چنگا بھلا
آدمی پست ہمت و بیکار ہونا سیکھے انکے یہاں معیوب ہو
چنانچہ جب کوئی تندرست الوجود دیکھا اور ننگا انکے پیچھے
پڑ جا کر اپنے آپ کو محتاج خیرات کا مستحق بنانا ہو تو انگریز
لوگ معلم بنکر تعلیم کی نسبت اُسکو صاف جواب دیکر نکال
دیتے ہیں تاکہ عبرت پاکر اپنے ہاتھ پاؤں کی محنت مزدوری سے
اپنا آپ سنبھالنا سیکھے اور استعداد بھر پس انداز کرے کہ
اپنے واجبی خرچ کے بعد اصلی معذور یعنے لنگڑے
لولوں اور اپاہجوں کی امداد کرے سو وہ لوگ ہمارے
ملک کے بھبوت لگائے ہوئے اور بھیک کرتے پھرتے
ہٹے کٹے فقیروں کو بڑے مکار اور ہماری قوم کے بیخ
سمجھتے ہیں کیونکہ ملکی پیداوار کی ترقی میں ہمارے ساتھ
ہرگز کچھ مدد نہیں دیتے اور انکے صرف کرنے میں سب سے
اول موجود ہیں پس انکو محنت کرنے اور بدلہ دینے کی
عادت سکھانی چاہئے بلکہ ہو سکے تو اور اگر وہ کبھی
میں انکو چلن نہ آتا ہو تو نہیں ڈالکر اس امر کا عادی بنانا لازم
ہو اب بتلائیے ایسی قوم کی دینداری جسکے خیالات
اس قسم کے ہوں کیونکر پہچانی جائیگی۔ باقی آیندہ

بقیہ اہل اسلام کے اعتراضوں کے جواب میں

یہہ ایسا ہی ہے جیسے ایک یونانی حاکم لیکرگس نے یہہ
دیکھ کر کہ لالچ سے بڑی خرابی ہوتی ہے سونے چاندی کا
سکہ بنانا اور استعمال میں لانا بالکل منع کر دیا اگر کوئی
شکم پرست ہو تو اُس کے لئے نقصان ہے۔ دیکھو کھانا
کھانے میں نہیں بلکہ بد پرہیزی میں گناہ ہو۔ روپیہ حاصل
کرنے میں نہیں بلکہ خیانت اور لالچ میں گناہ ہو۔ بیطرح

شراب پینے میں نہیں بلکہ بدپرہیزی میں گناہ ہی اِسی واسطے بیبل میں شراب پینا منع نہیں ہی۔ اور کسی نبی نے کبھی منع نہیں کیا لیکن متوالا ہونا اکثر منع ہی۔ اور صاف لکھا ہی کہ کوئی متوالا بہشت میں داخل نہ ہوگا۔ اگر تم کسی دانا طبیب سے دریافت کروگے تو وہ مُودار شراب کے بہت فوائد بیان کریگا کہ اکثر اوقات اِس سے جان بچ جاتی ہی۔ تو بھی اِسلئے کہ اُسکی کثرت سے بہت نقصان ہوتے ہیں بہتر ہی کہ بغیر سبب کے جو نہ پئیں۔ میرے بھائیو یقین کرو کہ خدا کی مصنوعات میں کوئی چیز بیفائدہ نہیں اگر ہم اُن کو اُسکی مرضی کے موافق استعمال میں لاویں تو اُس کے فایدے معلوم ہوتے ہیں +

پھر محمدی لوگ کہتے ہیں کہ عیسائی نماز نہیں پڑھتے باوجودیکہ عیسیٰ نماز پڑھتا تھا۔ لیکن دریافت کرنا چاہئے کہ نماز کیا ہی کہ آدمی جھکے اور پھر کھڑا ہووے یا سر زمین پر رگڑے عربی یا عبرانی یا سنسکرتی زبان میں جس کو وہ سمجھتا نہیں چند الفاظ پڑھے جس سے اُس کے دل پر کچھ تاثیر نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ اُنکے معنے نہیں جانتا ہی۔ عیسیٰ مسیح نے اِس طرح نماز نہیں پڑھی اور نہ اپنے شاگردوں کو اِسطرح سکھلائی ہی۔ وہ اکثر اوقات پہاڑ پر یا باغیچہ میں لوگوں سے پوشیدہ ساری رات دعا مانگنے میں گذرتا تھا اور اپنے شاگردوں کو کہتا کہ مانگو تو تم کو ملیگا۔ ڈھونڈھو تو تم پاؤگے۔ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا۔ اِسلئے یہ سبب ہی کہ ہم ہمیشہ دعا مانگیں اور اُس میں سُستی نہ کریں اُس نے اِس مضمون کی ایک تمثیل سنائی کہ کسی شہر میں ایک غریب بیوہ تھی اور اُسی شہر میں ایک بے انصاف قاضی بھی رہتا تھا۔ اُس بیوہ نے بار بار جاکے اُس قاضی کے پاس عرض کی۔ قاضی نے اُسکی ہرگز نہ سُنی۔ جب وہ بہت دفعہ اُس پاس آئی گئی تو اُس نے کہا کہ اگرچہ میں خدا سے ڈرتا اور نہ آدمی کی کچھ پرواہ رکھتا ہوں تو بھی میں اِس عورت کا انصاف کروں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بار بار آنے سے میرا دماغ خالی کرے۔ پس خدا جو مہربان ہی وہ کس قدر زیادہ اپنے برگزیدوں کا انصاف کریگا۔ پھر لکھا ہی کہ روزہ رکھو دعا مانگو۔ عیسیٰ نے کہا کہ خدا روح ہی اور ضرور ہی کہ وے جو اُسکی بندگی کریں روح اور سچائی سے کریں۔ پھر اُسنے فریسیوں کو جو بے نماز گذارتے تھے اور ریشت لیتے اور ظالم بھی تھے کہا کہ ای ریاکارو تم سفید قبروں کی مانند ہو جو باہر سے بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں پر اندر سے مُردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی ناپاکی سے بھری ہیں۔ ای ریاکارو تم بیوہ عورتوں کے گھر نگلتے ہو اور مکر سے لمبی چوڑی نماز پڑھتے ہو۔ اِس سبب سے تم زیادہ تر سزا پاؤگے۔ پھر عیسیٰ نے کہا کہ جب تم دعا مانگو اپنی کوٹھری میں جاؤ۔ اور پوشیدگی میں اپنے باپ سے دعا مانگو اور وہ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہی ظاہر میں تمکو بدلہ دیگا۔ پھر کہا کہ جب تم دعا مانگو تو کہو ای ہمارے باپ جو آسمان پر ہی تیرے نام کی تقدیس ہووے وغیرہ۔ پھر اُس نے کہا ہی کہ آپس میں ایک دوسرے کی بہتری کے لئے ایک دوسرے کو نصیحت کرو۔ اِن باتوں کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ نماز نہایت ضروری کام ہی۔ بلکہ آدمی کی جان کے برابر ہی لیکن اگر وہ دل اور جان اور سچے سے نہ ہو تو وہ بالکل بیفائدہ اور جھوٹی ہی۔ پھر معلوم ہو کہ ریاکاری سے نماز پڑھنا بڑا گناہ ہی۔ نماز اکثر اپنے گھر میں لوگوں سے علیحدہ ہوکر پڑھنی چاہئے۔ پر نصیحت سُننے اور عبادت کرنے کے لئے اکٹھا ہونا فرض ہی + باقی ہفتہ آیندہ

جلسہ سالانہ مشن اسکول لودیانہ

آج ہم اپنے وعدہ کے موافق جلسہ سالیانہ مشن اسکول لودیانہ کی مفصل کیفیت ہدیہ ناظرین کرتے ہیں یہ جلسہ ۸ جنوری سنہ حال کو ۱۰ بجے صبح کے منعقد ہوا۔ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و دیگر حکام ضلع و جناب پادری روڈالف صاحب و جناب پادری ویری صاحب و جناب پادری نیوٹن صاحب پرنسپل اسکول مذکور اور صاحبان مسیحان شہر لودیانہ اِس جلسہ میں تشریف لائے +

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ایک سپیچ در باب فواید و ترغیب تحصیل علوم کی بیان فرمائی جو حاضرین جلسہ نے بڑی رغبت سے سُنی +

اِس جلسہ میں ایک کیفیت جو منشی گنڈا مل صاحب نے پڑھکر سنائی ہی اُسمیں کچھ حال تواریخی بھی مشن اسکول کا درج ہی اور خصوصاً جاری کرنے مدرسہ نسوان کا خیال ہی اگر اِس شہر کے رئیس و صاحب مقدور کچھ توجہ فرماویں تو کچھ بڑی بات نہیں ہی ایک مدرسہ زنانہ قائم ہو سکتا ہی +

گو یہ حاجت بھی اُس زنانہ مشن اسکول سے رفع ہو سکتی ہی جو مشن نے اپنی طرف سے محلہ فیلانی میں قائم کیا ہی اور جسکا ذکر نور افشاں مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۸ء میں شایع ہو چکا ہی

جب سب صاحب اپنی اپنی تقریریں در باب فواید علوم کے بیان کر چکے طلبہ کو انعام تقسیم کیا گیا وہ وقت طلبہ کی نہایت ہی خوشنودی کا وقت تھا۔ کسیکو نقدی کسیکو کتابیں قلمدان و پارچہ وغیرہ انعام میں ملے کل انعام جو تقسیم ہوا ۲۰۰) کا تھا +



بعد اسکے جناب پادری روڈلف صاحب نے ایک عمدہ تقریر بیان کی اس تقریر میں صاحب موصوف نے اپنی تجربہ کاری و بنیاد اسکول مذکور الصدر کی کیفیت بھی سُنائی +

ہمارا یہہ کہنا ہرگز مبالغہ میں داخل نہیں ہو سکتا ہی کہ اس اسکول نے بہت ہی ترقی کی اور تمام پنجاب بھر میں اس درجہ کا یہہ ایک ہی اسکول ہی اور اس اسکول کے بہت صاحب جنہوں نے یہاں تعلیم پائی ہی آج اچھے اچھے معزز عہدوں پر نظر آتے ہیں +

غرض کہ یہہ چشمۂ فیض جو امریکن مشن کیطرف سے یہاں جاری ہی ہزاروں لوگوں نے یہاں سے فیض پایا اور پاتے چلے جاتے ہیں قول شخصے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمۂ آفتاب را چہ گناہ * اگرچہ بعض حاسدوں نے اس مشن اسکول کی نسبت اپنی بیہودہ رائی ایک خودغرض اخبار میں ظاہر کی مگر دیکھنا چاہئے کہ یہاں کیسی ترقی ہوئی اور کیا عمدہ انتظام ہی +

یہہ ایک اور خوشی آفرین مرد کلکتہ ہے ہمکو معلوم ہوئی کہ یہاں کے دو طالب علم کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان میں پاس ہوئے ہیں +

اب ہم وہ کیفیت جو منشی گنڈا مل صاحب نے جلسہ میں پڑھکر سُنائی تھی درج اخبار کرتے ہیں اور وہ یہہ ہی +

ای صاحبان و شاہزادگان و رؤسا شہر نہایت ہی خوشی کا مقام ہی کہ آپ سب صاحبان آج اس جلسہ میں شامل ہوئے آپکی اس مہربانی و توجہ کا شکریہ ہم سب پر لازم بل الزم ہی اور زیادہ تر خوشی اس بات میں ہی کہ جناب مجر گرڈ ن صاحب ڈپٹی کشنر بہادر جب سے اس ضلع میں تشریف لائے ہیں ہر سال رونق افروز جلسۂ امتحان ہو کر اپنے دست مبارک سے طلبا کو انعام تقسیم فرماتے ہیں +

ای صاحبو - خداوند کریم نے انسان کو جامۂ شرافت عطا کر کے جوہر نطق عنایت فرمایا اور اُسے اپنی ساری کائنات پر اشرف المخلوقات ٹھہرایا ہی اس لئے سب پر فرض ہی کہ اپنے تئیں افعال حسنہ اور تحصیل علم میں جو ایک گویا بیہا اور شناخت خدا کے لئے ایک اعلے وسیلہ ہی مصروف رکھیں اور منہیات سے حتی الامکان دور رہیں چونکہ تحصیل علم کے واسطے ہماری مہربان اور عادل گورنمنٹ نے جابجا مدارس مقرر فرما کر ہر طرح کے وسایل مہیا کئے ہیں اور ہر طرح کی مشکلات کو آسان کر دیا ہی جتنے کہ زمانہ سابق میں جو کتابیں بڑی کمیاب اور صرف کثیر سے بمشکل دستیاب ہو سکتی تھیں اب توجہ سرکار باعث افراط مطبعوں کی عمدہ عمدہ کتابیں جزوی خرچ سے بہم مل سکتی ہیں پس باوجود اسکے اگر کوئی اس بیش بہا گوہر یعنے تحصیل علم سے باعث اپنی غفلت کے محروم رہے تو وہ اپنے تئیں فضیلت کے درجے سے گرا کر نہایت ہی ذلیل ٹھہراتا ہی اس امر میں سب سے اول ہمارا فرض ہی کہ گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا جائے آپ صاحبان پر ظاہر من الشمس ہی کہ ملک پنجاب میں شروع عملداری سرکار انگلشیہ میں اسی شہر کے درمیان انگریزی اسکول امریکن پادری صاحبان کی مہربانی سے قایم ہوا اور اس چشمۂ فیض کے فیض سے صد ہا لوگوں نے فیض حاصل کیا اور منزل مقصود کو پہنچکر اعلے اعلے عہدے مختلف دفاتر میں پائے جتنے کہ کوئی شہر اور دفتر ملک پنجاب میں ایسا نہ ہوگا جسمیں یہاں کے تعلیم یافتوں میں سے کوئی موجود نہو بلکہ ایسے عہدوں پر جنسے بڑھکر یا شندگان ملک کے لئے اور عہدہ ملنا محال ہی ورنہ مثلاً ایکسٹرا اسسٹنٹی و تحصیلداری و ڈپٹی کی و ڈ ماسٹری و اسسٹنٹ انجنیری وغیرہ مراتب پر کامیاب ہوئے +

اثناء جب سے سر رشتۂ تعلیم و سلسلۂ امتحان کلکتہ یونیورسٹی وغیرہ ملک پنجاب میں شروع ہوا اسی اسکول کے طلبا ہر سال برابر کامیاب ہوتے رہے بلکہ ایک طالب علم کل پنجاب میں درجہ اول رہا اور بعض نے بی اے اور ایم اے کا درجہ حاصل کیا چنانچہ اس مرتبہ بھی دو طالب علم انٹرنس کلکتہ یونیورسٹی میں کامیاب ہوئے اور ۳۰ طلبا امتحان مڈل میں شامل ہوئے جنکا نتیجہ آجتک دریافت نہیں ہوا مگر یقین ہی کہ اکثر انمیں سے بھی کامیاب ہونگے +

ان سب امورات کے واسطے ہمکو پادری صاحبان موصوف کا شکر گذار ہونا چاہئے جنہوں نے اسقدر سفر دور و دراز اور مفارقت خویش و اقارب اختیار کر کے ہماری بہبودی و فایدہ کو مد نظر رکھا اور ہر طرح کی محنت و مشقت کو گوارا فرمایا +

ثالثاً ہر سال تعداد طلبا اور انتظام تعلیم میں بڑی ترقی ظہور میں آرہی ہی چنانچہ فی الحال طلبا کی تعداد ۔۔ سے زیادہ ہی اور یہہ سب نتیجہ ترقی تعلیم اسکول مذا کا بہ نگرانی جناب پادری صاحب مہتمم حال اور بابو مدن موہن منڈل صاحب ہیڈ ماسٹر ہے جو از بس خلیق لیئق و ہوشیار ہیں اور ماسٹر غلام قادر صاحب کی خوش اخلاقی اور خوبی تعلیم کے جو ایک تجربہ کار اور بے نظیر مترجم اور ماہر علوم میں دیگر علیٰ قدر مراتب دیگر ماسٹران کی جانفشانی سے ظہور میں آرہا ہی - پس اب آپ صاحبان خصوصاً حکام اور صاحبان

ہووے بکمال عجز یہہ التماس ہی کہ جس طرح سے جناب
بیچ گرڈ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و ممبران میونسپل کمیٹی
نے شروع سال آئندہ سے اِس اسکول کی امداد کے
واسطے ۵ ماہوار دینا منظور فرمایا ہی اُسیطرح سے
آپ صاحبان تعلیم نسوان یعنے اہل ہنود کی لڑکیوں کے
باب میں بھی اِس شہر میں کچھ انتظام فرماویں تاکہ لڑکیاں
مثل لڑکوں کے تعلیم پاکر اور علم و ہنر سے ماہر ہو کر باعث
نیک نامی اپنے خاندان کے ہوں اور طرح طرح کی جہالت
اور خرابی جو باعث بے علمی کے اِس ملک میں پھیل رہی
ہی یک لخت رفع ہو جاوے اور یہہ شہر اور جگہوں کیلئے
ایک نمونہ بنجاوے آپ صاحبان کی توجہ سے سب کچھ
ہو سکتا ہی بشرطیکہ آپکی طرف سے تھوڑے سے تحریک ہو
سنہ ۱۸۷۸ء میں پادری برگن صاحب نے بڑی جد و جہد اور
کمال شوق سے اہل ہنود کی لڑکیوں کی تعلیم کے واسطے
ایک مدرسہ جاری کیا تھا جس میں چند ماہ کے درمیان خاطر
خواہ ترقی ظہور میں آئی لیکن افسوس ہی کہ صاحب موصوف
کی تبدیلی اور عدم توجہگی لوگوں سے مدرسہ مذکور بند
ہوگیا۔ مگر اسمیں کچھ شک نہیں کہ اگر آپ صاحبان اِس
امر اہم میں تھوڑا سا شوق اور سعی ظاہر فرماویں تو
پادری صاحبان کو ایسے مدرسے کے اجرا سے کچھ دریغ
نہوگا اب میں اِس تحریر کو اِس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خداوند
تعالیٰ ہمارے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور آپ صاحبان کو
سلامت رکھکر توفیق خیر عنایت فرماوے ✦

مراسلات

جاگنا یا بیدار ہونا کیا ہی

ہر ایک شخص اِس بات کو جانتا ہی کہ ظاہری خواب یا نیند کیا
چیز ہی۔ اسحالتمیں جسم کی ساری طاقتیں یا لیاقتیں تھوڑا
وقت معطل رہتی ہیں یعنے آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں
زبان کو بولنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ اور ہاتھ پاؤں حرکت
نہیں کر سکتے۔ تو ظاہر وہ بے حس و حرکت اور مردہ سا
پڑا نظر آتا ہی۔ پھر ہم سب جانتے ہیں۔ کہ خواب سے بیدار
ہونا یا جاگنا کیا ہی۔ یہہ ہی کہ گویا جسم نے جو بے حس و حرکت
پڑا تھا۔ از سر نو زندگی پائی۔ آنکھوں کو قوت بینائی اور
کانوں کو طاقت شنوائی پھر حاصل ہوئی۔ بالکل یہ کہہ سکتے
ہیں۔ کہ گویا آب رفتہ و بجو آمد ✦

لیکن ایک اور قسم کی خواب بھی ہی۔ جسکا نام روحانی خواب
ہی (یعنے روح کا حالت خواب میں ہونا) کون ایسا شخص ہی
جو اِس بات سے انکار کرے۔ کہ صدہا بلکہ ہزارہا لوگ
(انسان) اِسی خواب غفلت میں پڑے بے خوف و خطر پڑے
سوتے ہیں۔ ورنہ کیا باعث یا کیا دلیل ہی کہ جب انہیں
آنیوالے غضب الٰہی کی خبر دیجاتی ہی۔ تو بہت تھوڑے
اُس سے بچنے کے لئے قدم اُٹھاتے ہیں۔ اگرچہ بہشت کا
دروازہ کھلا پڑا ہی۔ پر تھوڑے داخل ہونیکی کوشش
کرتے اور اگرچہ خداوند مسیح نے اپنا بے بہا خون انکے
خاطر بہایا۔ پر بہت کم لوگ اُسکی پروا کرتے ہیں۔ اب
یہہ بات جاننے کے لئے کہ یہہ خواب غفلت جو انسان کو
پر چھائی ہوئی ہی۔ اُسکا آغاز کہاں سے ہوا۔ کتاب
مقدس میں پیدایش کے سوم باب اور رومیوں کے خط
کے ۵ باب پڑھنے سے معلوم ہو جاویگا۔ کہ جب آدم و
حوّا نے خدا کی نافرمانی کی۔ یعنے جب گناہ اِس دنیا میں
آیا۔ تب ہی سے انسان کی روح پر ایک غشی کی سی حالت
طاری ہوگئی۔ اور تب ہی سے یہہ خواب غفلت میں
پڑی سوتی ہی۔ اور یہی خاص سبب ہی۔ کہ سب انسان
جسمانی یا دنیوی کاموں میں کیسے ہوشیار اور چالاک
پر روحانی باتوں یا خیالوں سے بالکل بے پروا اور
مردہ نظر آتے ہیں۔ پیارے بھائی اِن چند سطور کے
پڑھنے والے۔ شاید تمہارا بھی کبھی یہی حال تھا۔ شاید
تم دس۔ بیس۔ بلکہ چالیس برس تک قیامت کی سزا اور
روح کی نجات سے بالکل لاپروا تھے۔ شاید تمنے اصطباغ
بھی پایا۔ اور عیسائی بھی کہلاتے رہے۔ پر درحقیقت
خداوند مسیح سے تم بالکل بیگانہ اور ناواقف تھے۔ تو
اب ذرا غور تو کرو۔ کہ یہہ تمہاری حالت کیسی تھی۔ تمنے
بہشت کی بابت سنا ہوگا۔ پر پروا نکی۔ دوزخ کے
عذاب کا بیان آیا ہوگا۔ لیکن تمنے قصہ کہانی سمجھ چھوڑا
شاید تم زبان سے دعا بھی مانگتے تھے۔ اور نماز میں ہمیشہ
بلاناغہ حاضر ہوا کرتے تھے۔ مگر دل دعا کی حقیقت اور
نماز کی ماہیت سے بالکل بے بہرہ تھا۔ شاید تمنے
وعظ و نصیحت بھی بہت دفعہ سُنی۔ خدا کا پاک کلام بھی
روز بروز پڑھا۔ پر کچھ فایدہ نہ اُٹھایا۔ اب تمہاری اِس
حالت کو میں اِسطرح خواب کی حالت کہوں۔ کیونکہ تم میں
کچھ زندگی نہیں تھی۔ لیکن اب شاید خدا کے فضل سے
تمہاری حالت بالکل بدل گئی ہی۔ اب تم کو وہ چیزیں
نظر آتی ہیں۔ جنکا تمہیں تھوڑے مہینے یا تھوڑے سال
پیشتر کچھ خیال بھی نہیں تھا۔ گویا کہ اب تم جاگ پڑے ہو۔
اور اِس بات کی تلاش میں ہو۔ کہ کس طرح سے گناہ کی معافی
اور روح کی نجات حاصل ہووے۔ اور کس طرح تم
خدا کے برگزیدے بندوں میں شمار کئے جاؤ۔ تمہاری
اُس دولتمند لڑکے کی سی حالت ہی۔ کہ جب اُسکو ہوش
آئی تو اُسنے کہا۔ کہ میں اُٹھکر اپنے باپ پاس جاؤنگا۔
اور کہونگا۔ کہ ای باپ میں نے تیرا اور آسمان کا گناہ کیا
ہی۔ اور اِس لایق نہیں ہوں۔ کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں۔
یا مقدس پولوس کی مانند جو پہلے مسیح کا سخت دشمن تھا
اور پھر اُسکا پکا تابعدار اور پورا جان نثار بنا۔ تمہاری



بھی حالت بدل گئی ہے۔ کیا تم اپنے آپ ایسا نہیں پاتے ہو جیسے کوئی شخص سو کے اُٹھے۔ کیا تم اپنے آپ کو نئی دنیا میں نہیں دیکھتے ہو۔ کیا تو پیدائش کے راز سے تم اب واقف نہیں ہوئے۔ ہاں بیشک تمہیں نئی زندگی ملی ہے تمہارے دل کے خیالات بھی نئے ہیں۔ نئی نئی چیزوں کے فکر میں ہو۔ نئی اُمیدوں اور نئی خواہشوں سے تم کو خوشی اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ اور نئے آقا کی خدمت میں حاضر آئے ہو + باقی آئندہ

اخبارات ملکی و ولایتی

جنگ پراک۔ ہمارے ناظرین اخبار کو معلوم ہو کہ آجکل پراک پر سرکار کی فوج کشی ہو رہی ہے چنانچہ حال میں جو خبر آئی وہ یہ ہے +

پراک کی فوجیں زیر حکم جنرل کول برن صاحب اور راس صاحب کے دریائے پراک کے شمالی جنوبی جانب ترقی کر رہی جاتی ہیں سلطان اسمٰعیل بیلگ کو فوج اکٹھی کرنے کے واسطے گیا ہے۔ دسویں رجمنٹ کے حلقہ زیر حکم لفٹنٹ ہنکسن اور پیٹن صاحب چار سو آدمیوں قوم ملایا جو بمقام سونگی اینگ لڑائی کا دمدمہ باندھے ہوئے پڑے تھے حملہ کیا طرفین میں لڑائی ہوئی۔ انگریزوں کی طرف کے ۱۲ آدمی مارے گئے دس زخمی ہوئے۔ دشمن کی جانب سے ۴۲ آدمی مقتول اور جتنا مجروح ہوئے علاقہ فوج بعد کا مقام انکے ہاتھ میں دلایا گیا۔ کرنیل جنسن صاحب بمقام ملبکا میں ہیں۔ یہاں معاملات بالکل راستی پر نہیں +

ایک اور جوائی کہ پراک کی فوجیں زیر حکم کرنیل کول برن صاحب کے لڑائی کے کام میں جاؤ کی گئے ساتھ معروف رہیں۔ چنانچہ اندنوں انگریزی فوج نے قریب مقام کنتا بلانجا کے بیشتر دہانے مواضعات کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ سلطان اسمٰعیل وہاں سے چلا گیا۔ ملایا کے گروہ نے بھاگتے ہوئے انگریزی اڈوائس گارد پر حملہ کیا اس خبر وحشت اثر کے تو پخانہ سے توپیں چھوڑنی شروع کر دیں +

قیدیوں کا حملہ۔ آگرہ کے جیلخانہ میں مسٹر ٹلر صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل پر ۲۱ دسمبر کو قیدیوں نے حملہ کیا۔ ۲۲ دسمبر کو سات اُن میں سے سپرد عدالت سیشن ہوئے۔ ۴ کو بموجب ریلے شہر کی سزا دی گئی۔ سو قیدیوں کو ایک سال کی سزا سخت بامشقت اضافہ کی گئی +

کہتے ہیں کہ جب صاحب موصوف ایک مریض قیدی کو ملاحظہ کر دیکھ رہے تھے تب قیدیوں نے اچانک پیچھے سے اُن پر حملہ کیا اور ایک ملازم نے بمشکل بچا کر بھاگا +

شملہ پر بھی مسٹر البرڈ صاحب انگریزی رئیس پر اسیطرح حملہ ہوا ہے +

مدراس میں حضور شاہزادہ صاحب پرنس آف ویلز کی تقریب میں پندرہ ہزار غریبوں نے کھانا کھایا +

کلکتہ میں جو جلسہ ستارہ ہند کا یکم ماہ حال کو ہوا اُسمیں راجہ صاحب جودھپور اور راجہ صاحب جیند ملک پنجاب کو گرینڈ کمانڈر اور مسٹر ابنسن صاحب اور جنرل رامزی صاحب کمشنر المورہ۔ اور راجہ صاحب بنا۔ اور راجہ صاحب تابن۔ اور راؤ داد صاحب رئیس اندور۔ اور جنرل رتن دیب سنگھ اور راجہ نپت راؤ صاحب اور نواب فیض علیخان کونسل کمانڈر اور مسٹر جیب من صاحب اور مسٹر بلن سنگھ صاحب اور با بو دیگر بیز صاحب کو کمپینین کا خطاب دیا گیا +

لارڈ نارتھ برک صاحب گورنر جنرل ہندوستان کی نسبت تحقیق خبر ہے کہ اپریل سنہ حال میں ولایت تشریف لے جائیں گے اور یہ بھی خبر ہے کہ انکی جگہ لارڈ لٹن صاحب گورنر جنرل ہو کر ہندوستان میں آئیں گے +

خوقند۔ ترکستان گزٹ خوقند میں غدر کے متعلق کی خبر تصدیق کرتا ہے۔ اس مفسدہ کا سبب یہ لکھا ہے کہ خان خوقند نے نئی سپاہ بھرتی کرنے کے لئے حکم دیا تھا۔ اُسپر باشندگان شہر بگڑ گئے۔ اور خان مذکور کے محل پر جا چڑھے اور سرکار دو وزیر اعظم کا مکان بھی چھان۔ ایک روسی سیاح مہمان تھا گھر لیا۔ اُس مکان کا بیرونی دروازہ مضبوط تھا اسلئے اُسنے باغیوں کا مقابلہ کیا اس فرصت کو ملازمان سرکار غنیمت سمجھکر روسیوں کے پاس دوڑے ہوئے گئے جنہوں نے آکر باغیوں کو بندوقوں کے ذریعہ منتشر کیا اسکے بعد کے واقعات کی نسبت ترکستان گزٹ میں کچھ نہیں لکھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خان روسی اچھے موقعہ میں ہو گئے +

اُڈیسہ سے ایک پیغام تار برقی آیا ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوقند میں ایک سخت خطرہ پیش آنیوالا ہے جنرل کافمن کی تمام فوج روسی سرحدی حفاظت نہیں کر سکتی اور جنرل سکوبل بیلاف کی امداد نہیں ہو سکتی ہے +

جعلسازی۔ دو پارسیوں نے بمبی کے بنک میں دو جعلی نوٹ تعدادی ۴۰۰۰۰ ہزار کے بھنائے مگر یہ فریب انکا ظاہر ہو گیا اور دونوں آدمی گرفتار ہوئے اور قریب قریب تمام روپیہ کے وصول ہو گئی ہو +

غزل

من تصنیف منشی ملک الدین شہباز بشیر المذہب مسیحی بٹالہ

اس بھٹکے ہوئے دل کو کچھ آرام نہ آیا۔
انجیل کا جب تک مجھے پیغام نہ آیا۔
افسوس کہ عیسیٰ سے میں ملا نہیں بچپن سے
ایسا نہ تھا کوئی جو ڈھونڈا دام نہ آیا۔
جز عیسیٰ مریم کے فتح پائی کسی نے۔
منصوبہ شیطاں تو کسی کام نہ آیا۔
اس گلشن عالم میں درختان جہاں سے
ہاتھ اپنے تو کچھ جز ثمر خام نہ آیا۔
دنیا کے شفیقوں کو بہت غور سے دیکھا۔
جز عیسیٰ مسیح اور کہیں آرام نہ آیا۔
جو جس سے حیات ابدی لوگوں کو حاصل
سو عیسیٰ سوا اور کوئی نام نہ آیا۔
جس شخص کا ہی خون مسیحا پہ توکل۔
روح قدس کا کیا اسکو ہی انعام نہ آیا۔
در باز ہوا اور وقت ہی آ جاؤ مسیح پاس۔
باہر رہیگا جو کوئی تا شام نہ آیا۔
حضرت میں مسیح کی تو کبھی بصدق دلی سے
شہباز وہاں سے کوئی ناکام نہ آیا۔

سلام

از تصنیفات حسن علی المتخلص بہ سفیر

سلام اُسپہ جسے حق نے انتخاب کیا۔
مسیح فضل مجسم عطا خطاب کیا۔
شعاع لطف سے مہر سپہر بخشش نے
ہر ایک ذرہ خاکی کو آفتاب کیا۔
وہی ہی راہ وہی زندگی وہی حق ہی
اسی کے مصحفے ہمیں سود و ثواب کیا۔
ملول تھا دل مضطر پیار عیسیٰ نے
ملال دور کیا رفع اضطراب کیا۔
بچے نجات تھا غوطوں میں بحر ناکامی۔
مگر مسیح کی قدرت نے کامیاب کیا۔
یسوع کی نیکیاں پائی گئیں کہیں بڑھکر
کلیسیا کی خطاؤں کا جب حساب کیا۔
سفیر عالم مطلق نے علم کا اپنے۔
یسوع کو وارث کیا اور اُسی کو باب کیا۔

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مورخہ ۵ جنوری ۱۸۸۲ء

لفٹنٹ جے لے ایل منٹگمری صاحب قایم مقام مہتمم بندوبست جھنگ نے صرف دو دن کی رعایتی رخصت ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء سے حاصل کی +

ای ایل بڈین صاحب قایم مقام اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ڈیرہ اسمعیل خان تا ایام رخصت لفٹنٹ منٹگمری صاحب کے قایم مقام مہتمم بندوبست جھنگ مقرر ہوئے +

لالہ موتی رام صاحب سپرنٹنڈنٹ ریاست قبا گڑانو کو صیغہ فوجداری میں اختیارات مجسٹریٹ درجہ دوم اور صیغہ دیوانی میں ۳۰۰ روپیہ تک ہر قسم کے مقدمات تجویز اور فیصل کرنیکے اختیارات تفویض ہوئے۔ یہ اختیارات وہ ریاست مذکور میں استعمال کرینگے +

ڈبلیو جے گمبین صاحب ہیڈ ماسٹر ضلع سکول لاہور نے ۱۴ دن کی رعایتی رخصت ۲۹ نومبر ۱۸۸۱ء سے حاصل کی

بابو چندر ناتھ صاحب سیکنڈ ماسٹر ضلع سکول لاہور تا ایام رخصت گمبین صاحب کے قایم مقام ہیڈ ماسٹر ضلع سکول لاہور مقرر ہوئے +

جے نرسل صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۱۰ ماہ حال کو فرلو رخصت سے بمبی میں واپس آئے اور انکو اپنے عہدہ پر آنے کے واسطے معمولی ضمنی رخصت عطا ہوئی +

کرنیل ایچ این ڈر صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس راولپنڈی علاوہ اپنے کام کے بطور انتظام چند روز حلقہ لاہور کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل مقرر ہو +

مسٹر جے ہیسٹنگز صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور نے ۹ مہینے کی رخصت میڈیکل سارٹیفکیٹ پر یورپ جانیکے واسطے حاصل کی +

حسب منشا دفعہ ۷ ایکٹ چیف کورٹ پنجاب منعقدہ ۱۸۶۶ء کے صاحبان جج چیف کورٹ نے مسٹر ایف ڈبلیو بولنگ صاحب کو تاریخ روانگی مسٹر گلفرڈ صاحب کی غیر حاضری تک ڈپٹی رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب مقرر فرمایا +

لودیانہ

۱۱ جنوری کی خبر قابل دید ہی اور وہ یہ ہی کہ جو جلسہ برائے چندہ قایم کرنے شفاخانہ زنانہ کے ۹ جنوری کو ہو کر بہر تاریخ پر گرما تھا اُسکی کیفیت لکھتے ہوئے ہنسی آتی ہی +

اسواسطے آج ہمسے وہ کیفیت بھی نہیں لکھی جاتی خبر پھر کبھی ضرور لکھینگے +

یہاں کے لوگوں نے کسقدر چندہ بدین نیت جمع کیا ہی کہ بروز تشریف آوری حضور شاہزادہ صاحب پرنس آف ویلس کچھ آتش بازی چھوڑی جاوے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا